

ڈاکٹر نجم الاسلام کے اولین خطوط

Dr. Najm-ul-Islam's Early Letters

Dr. Syed Jawed Iqbal, Chairman, Department of Urdu,
University of Sindh, Jamshoro.

Abstract:

Dr. Najm-ul-Islam was the Ex-Chairman, Department of Urdu, University of Sindh and the First Editor of Research Journal "TAHQIQ" Jamshoro.

In 1951, when he was 18 years or so, he joined literary magazine "MAIYAR" published from Merath, India.

A special issue (TANQEED NUMBER) of "MAIYAR", ranked next to "NIGAR" (1946) in Urdu Literary Journalism. This attempt had been appreciated at scholastic level.

In this article, three letters of Dr. Najm have been presented that had been written as the editor of "MAIYAR", to different article writers.

The first letter had been written to Moullana Arshi, 2nd to Iftikhar Azmi and we don't know to whom the 3rd letter had been writing.

Dr. Najm has presented "MAIYAR" as a representative of literary thought and constructive literature, which was against the progressive ideology and parallel to Islamic literature. What were the objectives of Dr. Najm introducing constructive literature and its impacts? The details can be found in the "Editorial" of "TANQEED NUMBER" and to some extend in these letters.

Their letters of Dr. Najm are not only a memoir of editorship of "MAIYAR" but also a very imported reference to his literary life.

ڈاکٹر نجم الاسلام (کیم جولائی ۱۹۳۲ء - ۱۳ فروری ۲۰۰۱ء) ۱۹۵۱ء میں جب کوہ طالب علم تھے، میرٹھ سے شایع ہونے والے ادبی رسائل 'معیار' سے وابستہ ہو گئے تھے۔ یہاں وہ مدیر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے تھے۔ ۱۹۵۶ء تک اس عہدے پر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۶ء

آپ نے اپنی غیر معمولی علمی، ادبی اور تحریکی صلاحیتوں کی بدولت اس مجلہ کو ایک ادبی فلکر "تعیر پسندادب" کے ترجمان کی حیثیت سے متعارف کرایا۔

ڈاکٹر نجم نے ماہ نامہ "معیار" کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے بے حد تنگ و دوکی اور وہ اس میں کام یا بھی ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں انہوں نے بہ حیثیت مدیر "آل انڈیا ادبی سپوزیم" منعقدہ علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی میں پہلا کانفرنس پیپر بے عنوان "ادب اور تقید کا تعیر پسند نظریہ" پڑھا۔ (اس زمانے میں آپ میرٹھ کالج میں بی۔ اے کے طالب علم تھے۔) جو "معیار" کے ادبی مقاصد اور نظریات سے متعلق تھا۔ اس سپوزیم کے دیگر شرکاء میں آل احمد سرور، سید احتشام حسین، قاضی محمد عبدالغفار، ڈاکٹر مسعود حسین، ڈاکٹر محمد حسن اور سید اصغر علی عابدی شامل تھے۔ اس سپوزیم میں ڈاکٹر نجم کی شرکت بہ حیثیت مدیر اور نقاد ادا کی صلاحیتوں کا اعزاز تھی۔

۱۹۵۳ء ہی میں ڈاکٹر نجم نے "معیار کا تقید نمبر" شائع کیا۔ اس اردو کی ادبی صحافت میں "نگار" کے "تقید نمبر" (۱۹۳۹ء) کے بعد یہ دوسری کام یا ب کوشش تھی۔ جسے جنیدہ ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اس شارے کی تیاری میں کتنی محنت کی گئی؟ تعیر پسندادب اور اس کے ثمرات کو متعارف کرانے کے لیے فاضل مدیر کے کیا مقاصد تھے؟ اس کی تفصیلات اس قابل ذکر شارے کے ادارے (نقش اڈل) میں ملتی ہیں اور کسی حد تک تفاصیل کا اندازہ ان خطوط سے بھی ہوتا ہے جو ڈاکٹر نجم نے مضمون نگاروں کو تحریر کیے۔ اس ذیل کے تین خط، راقم الحروف کو ان کی الہمی سے حاصل ہوئے جو پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ "معیار" کے لیے پیدا کئے گئے ہیں اور ارسال کیے جانے والے مکاتیب کی لفظ ہیں۔ جن کی صراحت خطوط پر موجود ہے۔

۱

۲۲ اگست ۱۹۵۳ء

نقل

مکرمی و محترمی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ع

نواہش نامہ مل گیا ہے۔ آپ جیسے حضرات کی رسائل خوری کسی طرح بھی گران نہیں کہی جاسکتی۔ یہی کیا کم ہے کہ آپ "معیار" کو پسند فرماتے ہیں۔ وہ لوگ اور ہوتے ہیں جن کا سودا نفع بخش ہونے کے باوجود ذوق پر گراں ہوتا ہے۔ آپ کی تحسین، ایک بخشن شناس کی تحسین ہے۔

مقالہ کے موضوع کے اختاب میں ایک عام بات تو یہ ہے کہ موضوع بھی آپ چاہیں (تو) منتخب فرمائتے ہیں۔ بہر حال اس سے فنِ انتقاد کے کسی اہم گوشہ پر روشنی پڑنی چاہیے۔ خصوصاً اردو و تفہید پر۔ اگر تھورا بہت اختلاف رائے بھی ہو تو چند اس مصلحت نہیں۔ نقطہ نظر کی وضاحت کے لیے ایک مقالہ میں تمام مقابلوں کے ایسے مقامات کو سامنے رکھ کر جما کر کر لیا جائے گا۔ اس طرح دو فائدے حاصل ہو جائیں گے ایک تو تفہید نگار کو اظہارِ خیال کا پورا موقع مل جائے گا دوسرے ہمارے مقصد کی یکسانی بھی برقرار رہے گی۔

دوسرا بات آپ کے تحریر کردہ موضوع کے بارے میں ہے اور وہ یہ کہ یہ تو صحیح ہے کہ ہر شاعر کا کلام اس کے اخلاق و عادات کا آئینہ دار نہیں ہوتا۔ لیکن کیا یہ بھی درست ہے کہ کلام کو اخلاق و عادات کا پابند ہونا چاہیے۔ اگر آپ اس پر بھی کچھ روشنی ڈالیں گے تو آئندہ کہ کچھ اور کام کی باقی بھی سامنے آجائیں گی جس اور ہم لوگ آپ کے علم اور آپ کے تفہیدی شعور سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اس کے علاوہ یوں بھی اب شخص و اقلیات و حقائق کی عکاسی کے ساتھ ساتھ تقاضوں اور ذمہ دار یوں کی پکار عام ہو رہی ہے اور کچھ بے جا بھی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جس ماحول میں اردو شاعری پھیلی پھولی ہے، اس کی خصوصیات، اس کی روایت، اس کی نفیات کا تقاضا یہی ہو کہ کلام اور اخلاق، عادات میں تضاد پایا جائے اور جذبہ و خیال اپنے لیے اظہار کا جو طریقہ چاہتے ہوں ویسا طریقہ انھیں نہیں سکتے، اس لیے انتقادی استقراء کے ضمن میں یقیناً آپ کے خیال کو لمحو نظر کھے بغیر اردو شاعری سے انصاف کرنا ناممکن ہو گا۔ لیکن جس ماحول میں اس تضاد کو ختم کرنے کا جذبہ پیدا ہو اور فکری میلانات تیزی سے بڑھ رہے ہوں، اس میں جدید شاعری کارخِ معین کرنے اور تشریح و استقراء کے نتائج سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

امید ہے کہ آپ کے مقابلے سے ہمیں یہ ہنمائی حاصل ہو جائے گی۔ مقالہ کی تیاری میں دو ماہ کا عرصہ یعنی تیراک تو آپ کے لیے۔ باقی دو ماہ تحقیق و ترتیب اور جملہ طبعتی مرحلہ کے لیے۔ ان شاء اللہ وکبر کے آخری بیفتے میں یہ نمبر پر دو اک کر دیا جائے گا۔

و ساخت

ثجم اسلام

جناب محترم السلام علیکم و رحمۃ اللہ ع

ہم لوگ معیار کا ایک خاص نمبر (تفقید نمبر) نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد موجودہ تقییدی اصولوں اور زاویوں کو مختلف ادبی مقاصد کی روشنی میں واضح کرنا اور ایک بہتر ادبی مقصد کی تینیں کرتے ہوئے بہتر معیار لفظ کی تینیں کی کوشش کرنا ہے۔ یعنی ”معیار“ کے پیش نظر اب تک رہا ہے اور اسی کے لیے اب ”تفقید نمبر“ نکلا جا رہا ہے۔ جس کا تھوڑا بہت اندازہ آپ نے ”معیار“ کے معمولی پرچوں سے مطالعہ کے بعد لگایا ہوگا۔

اس موضوع پر جو کچھ آپ ہمیں دے سکیں گے اس کے لیے ہم بے حد سپاس گزار ہوں گے۔ چاہے اس کا تعلق تاریخ انتقاد سے ہو اور اس میں یونانی، عربی اور مغربی انتقاد کی روشنی میں اور وہ انتقاد سے بحث کی گئی ہو یا اس کے بغیر انتقاد کے Function پر کچھ مواد ہو۔ موضوع آپ خود بھی منتخب فرماسکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو ہم بھی اشارہ عرض کر سکتے ہیں جس میں آپ کی مرضی پر ہے۔ بہر طور، ایک مقالہ ہونا ضرور چاہیے اور یقین ہے کہ اس خواہش کو پورا کر کے آپ اور وہ ادب کی مفید خدمت کے ساتھ ساتھ ”معیار“ کو بھی بہترین فکری اور علمی غذا پہونچا سکیں گے۔

معروضات کی رسید اور آپ کے ارادہ کی اطلاع کا شدید انتظار رہے گا۔ مقالہ کی تیاری میں دو ماہ کا عرصہ غالباً کافی ہوگا۔

نجم الاسلام

مکری و محترمی۔ آداب دنیازی

نواہش نامہ مل گیا ہے۔ اپنے افکار و خیالات کے بارے میں آپ نے جس صاف گوئی سے کام لیا ہے اس کا اعتراف کیے بغیر چارہ نہیں۔ بہر کیف، آپ غزل عنایت فرمائیں اور اس پر

جو چاہیں تحریر فرمائیں۔ آپ کے خیالات اپنے بارے میں بر بنائے انکساری جو کچھ بھی ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اردو ای احفلہ عام طور سے آپ کے خیالات و مخاتفات سے واقف ہے اس لیے کسی وضاحت کی چند اس ضرورت نہیں۔

غزل میں عموماً جن کا نتیجی حقائق کو آپ نے اپنا موضوع بنایا ہے ان کا انکار کون کر سکتا ہے۔ ایسے مسلمات و حقائق نظریوں اور فلسفوں کی برائی اور اچھائی سے بالاتر ہیں۔ البتہ جہاں مارکسی خیالات ہیں وہاں وہاں دوسرے نظریوں کے علم برداروں کے لیے محباش کلام تکتی ہے۔ لیکن جس قدر ایسے مقامات آپ کے یہاں ہیں کم و بیش اتنے ہی ایسے بھی ہیں جن میں مارکسی معتقدات سے آزاد رہ کر آپ نے کچھ پیش فرمایا ہے۔ ممکن ہے یہ میر اندازہ پورے طور سے صحیح نہ ہو یا اس کا سبب فکری ارتقا کے مختلف مرحلے کو نظر انداز کرو دینا ہو۔ اس لیے میں اس پر زیادہ زور بھی نہیں دیتا۔

افسوس ہے کہ آپ کی محنت کی خرابی کے سبب سے ہم آپ کے مقالہ سے محروم رہیں گے۔ آپ کو اس کام کے لیے تکلیف دینے سے معاشر یہ تھا کہ مارکسی تنقید کی ترجیحی اس نمبر میں ذمہ داری کے ساتھ ہوتی اور اس کے لیے آپ کی ذات نہایت موزوں تھی۔ بہر حال اب کچھ اور سوچا جائے گا۔

ذاتی طور سے میں آپ کے کلام سے بے حد دلچشمی رکھتا ہوں۔ کار لائکے سے یاد فرمائیں۔

بجم الاسلام

نقل

حوالے اور حوالشی

۱۔ غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔ اے اردو، پہ عنوان ”ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے نام در شاگردوں کی ادبی خدمات کا جائزہ“، ازاناز تین سالیم، ۱۹۹۸ء۔

۲۔ اس سپورٹس میں پڑھنے جانے والے مقالات کا مجموعہ مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین، علی گڑھ نے مئی ۱۹۵۳ء میں ”اردو ادب کا ارتقا“ کے عنوان سے شائع کیا۔ ان مقالات کو مورخن خاں اور قاضی جمال الدین احمد نے مرتب کیا ہے۔ صفحات پر مشتمل اس مجموعے میں درج ذیل ۸ مقالات شامل ہیں:-

- ۱۔ اردو زبان کا مستقبل از قاضی عبدالغفار
- ۲۔ غزل کافن از ڈاکٹر مسعود حسین
- ۳۔ ... اردو تقدید کار تقا (ایک مختصر جائزہ) از سید احتشام حسین
- ۴۔ قدیم و جدید اردو ادب کی مشترک قدریں از آل احمد سرور
- ۵۔ تصور اردو ادب میں از عبدالملک آروی
(یہ مقالہ سپوز یہم میں پڑھنے کے لیے لکھا گیا تھا لیکن آروی صاحب بیماری کے باعث شرکت نہیں کر سکے۔)
- ۶۔ جدید اردو شاعری (ایک خاکہ) از ڈاکٹر محمد حسن
- ۷۔ ادب اور اسلام از اصغر علی عابدی
(ڈاکٹر محمد نے بتایا تھا کہ اصغر علی عابدی کے اس مقالے سے ان کے ذہن میں آیا کہ ”تحریکات احیائے دین اور اردو ادب پر اُن کے اثرات“ پر مقالہ لکھا جائے۔ چنان چہ انہوں نے ایم۔ اے اردو کے لیے اسی عنوان سے مقالہ تحریر کیا۔ یہ مقالہ ۱۹۸۹ء میں ”دین و ادب“ کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔)
- ۸۔ ادب اور تقدید کا تعمیر پر نظریہ از محمد الاسلام
- ۹۔ ماہ نامہ ”معیار“ میرٹھ کا یہ ”تقدید نمبر“ ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا۔ ۱۸۳ صفحات پر مشتمل اس شمارے میں درج ذیل اہل قلم کے مقالات شامل ہیں۔
- ۰۔ ادب اور تقدید کے نظریے
- ۱۔ تقدید اور نقادی کی ذمہ داریاں از عاصی ضیائی رام پوری
- ۲۔ ادب کی نفیائی بحیثت از ابن فرید
- ۳۔ ادب اور تقدید کا تعمیر پر نظریہ از محمد الاسلام
- ۴۔ تقدید جدید از ثنا احمد فاروقی
- ۵۔ ادب کے ثابت تصورات از جمیل احمد فاروقی
- ۶۔ ادب میں افادیت کے لوازم از مہر علی بیگ
کے۔ ادب اور اسلامی ادب از مسعود حافظ
- ۷۔ ادب، زندگی اور اسلام از ابوالمنظہب
- ۸۔ کچھ اسلامی ادب کے بارے میں از انور صدیقی
- ۹۔ جائزے اور مطابع
- ۰۔ ترقی پسند ادب کا جائزہ از حمید اللہ صدیقی
- ۱۔ تعمیر ادب اور حسیت از ابن فرید
- ۲۔ شعر اقبال کا فن اسلوب از عاصی ضیائی رام پوری
- ۳۔ عبید جالبیت کی عربی شاعری از افخار عظمی
- ۴۔ شاعر کا قبول و فعل از اتیاز علی خاں عرشی
- ۵۔ ارسطو کی بوطیقہ از محمد عثمان رمز
- ۶۔ ہمارے اسلام پسند شاعر از جمیل احمد فاروقی

”معیار“ کا یہ نمبر ۱۹۹۵ء میں دوسری مرتبہ ادارہ علمی، حیدر آباد سے شائع (عکس) ہوا۔ ”ادارہ علمی“ ڈاکٹر محمد الاسلام کی تحریک و تجویز پر قائم ہوا تھا۔ اس کے تحت ۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر معین الدین عقیل کی کتاب ”بنیت کہانی“ بھی شائع ہوئی تھی۔ آپ نے ایک اور ادارہ، ”ادارہ اردو، حیدر آباد“ کے نام سے شروع کیا جس کے تحت درج ذیل پچھے کتابیں شائع ہوئیں۔ ساتھوں کتاب تیار تھی لیکن ڈاکٹر صاحب کی مصروفیات اور طبیعت کی ناسازی کے باعث شائع نہیں ہو سکی۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

- ۱۔ دین و ادب، مقالہ برائے ایم۔ اے اردو از محمد الاسلام۔
 - ۲۔ اردو ادب اور طبیعت نسوان (مجموعہ مضمون) از مسرا بعد اقبال۔
 - ۳۔ مطالعات (تحقیقی مقالات کا مجموعہ) از ڈاکٹر محمد الاسلام۔
 - ۴۔ اردو کے نقیۃ قصائد از ڈاکٹر خان رشید۔
 - ۵۔ دو آنکھ حصہ اول (عربی، فارسی اور ترکی شاعری کے اردو ترجم) از ڈاکٹر محمد الاسلام۔
 - ۶۔ ”رسیاست مقالہ نگاری“ از ڈاکٹر محمد الاسلام۔
 - ۷۔ دو آنکھ حصہ دوم (فارسی شاعری کے اردو ترجم، غیر مطبوعہ) از ڈاکٹر محمد الاسلام۔
- ذکرہ دونوں ادارے قائم کرنے کے کاروباری مقاصد نہیں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی خواہش تھی کہ ان اداروں کے تحت شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی کے اساتذہ اور شگرداں پر تحقیقی کتابیں، اپنے خرچ پر شائع کریں۔ اس طرح یہ سب علمی حوالے سے آپس میں جڑے رہیں۔ ان دونوں اداروں کے تمام معاملات کی دیکھ بھال وہ خود کیا کرتے تھے۔ ان اشاعتی کاموں میں پروفیسر رابعہ اقبال اور عقیل احمد جیلانی ڈاکٹر صاحب کے معادلات کیا کرتے تھے۔ جب کرشوروں میں شبے کے تمام اساتذہ شامل ہوتے تھے۔
- ڈاکٹر محمد ہی کی تجویز پر ”ادارہ تحقیقات“، حیدر آباد بھی بنایا گیا تھا۔ جس کے تحت دو شعری مجموعے: ”خواب اور آئینہ“ اور ”کامنوں میں گلاب“ شائع کیے گئے۔ یہ دونوں کتابیں شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی کی پروفیسر، ڈاکٹر سعدی یہیم صاحب کی ہیں۔

خط ۱:

- ۱۔ تاریخ انگریزی میں تحریر ہے۔ August, 22nd.
- ۲۔ اس خط پر کتوپ الیک کا نام درج نہیں ہے۔ البته خط کی پشت پر ”محترم امیاز علی صاحب عربی، رضالاہبری، رام پور“ تحریر ہے۔
- ۳۔ عرشی صاحب کے خیالات ان کے مضمون ”شاعر کا قول فعل“ میں ملتے ہیں۔ مضمون کی بیلی سطر میں مولا نا عرشی نے یہ مفروضہ قائم کیا کہ ”شاعر کا کلام اس کے اپنے اخلاق و عادات کا آئینہ ہوتا ہے۔“ (ص ۱۳۸) اور پھر تفصیلی چائزے اور بحث کے بعد یہ تجھے اخذ کرتے ہیں کہ ”درامل شاعر جو کچھ کہتا ہے، اس میں اس کے حال سے زیادہ ان روایات شعر کو ظہر ہوتا ہے جو بکریوں بر سے ایک ایک لفظ اور ایک ایک مطلب کے اندر رچ لیں گئی ہے...“ (ص ۱۳۶) مضمون نہایت اعلیٰ پائے کا ہے۔ یہاں تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ تفصیلی مطالعے کے لیے ملاحظہ کیجیے: نامہ ”معیار“ میرٹھ، ”تقدیم“ ۱۹۵۲ء، ص ۱۳۸ تا ۱۴۲۔

خط نمبر: ۲:

- ۱۔ تاریخ انگریزی میں تحریر ہے۔ July, 20th 1953
- ۲۔ اس خط پر مکتبہ الیہ کے نام کی صراحت نہیں ہے۔ ڈاکٹر محمد الاسلام کے ابتدائی زمانے کے ذخیرہ مکتبات میں کرم خودہ خطوط اور پوسٹ کارڈ کی ایک مناسب تعداد بھی ہے۔ جو اتنے شکستہ ہو چکے ہیں کہ ہاتھ لگانے سے نوٹ جاتے ہیں۔ ان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط افتخار علیٰ کے نام ہے۔
- ۳۔ افتخار علیٰ کو ان کی درخواستِ مضمون کے لیے عنوانِ محمد صاحب نے تحریر کیا تھا۔ اعلیٰ صاحب نے اس میں پکھ تبدیلی کی اور ”عبدِ جالیلی کی عربی شاعری کا پیشِ نظر“ کے عنوان سے مضمون تحریر کیا، جو ”تغید نمبر“ میں شائع ہوا (ص ۳۶۳۱) مکتباتِ علیٰ کے مطالعے سے پہنچتا ہے کہ مضمون بہت طویل تھا جس میں محمد صاحب نے کافی چھات کی تھی۔ جسے مضمون نگار نے ”تغید نمبر“ کے مفاد میں پسند فرمایا اور شکریہ ادا کیا۔

خط نمبر: ۳:

- ۱۔ اس خط پر مکتبہ الیہ کے نام کی صراحت نہیں ہے۔ خط کے مندرجات سے پہنچتا ہے کہ مکتبہ الیہ شاعر ہے، اس نے غزل میں عومنا کا نتائی حقائق کو موضوع بنایا ہے۔ اور یہ کارکی نقاد ہے۔

کتابیات

- ۱۔ خان رشید، ڈاکٹر، ”آردو کے فتحیہ قصائد“، طبع دوم، حیدر آباد، ادارہ آردو، ۱۹۹۴ء۔
- ۲۔ رابعہ قیال، مسز: ”آردو ادب اور طبقہ نسوان“، حیدر آباد، ادارہ آردو، ۱۹۹۰ء۔
- ۳۔ منور حسین خاں، قاضی جمال الدین احمد: مرتبہ ”آردو ادب کا ارتقا“، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس پوچین، ۱۹۵۷ء۔
- ۴۔ محمد الاسلام: ”دین و ادب“، حیدر آباد، ادارہ آردو، ۱۹۸۹ء۔
- ۵۔ محمد الاسلام: ”دواہنگ“، حیدر آباد، ادارہ آردو، ۱۹۸۹ء۔
- ۶۔ محمد الاسلام: ”مطالعات“، حیدر آباد، ادارہ آردو، ۱۹۹۰ء۔
- ۷۔ محمد الاسلام: ”رسیماں مقالہ نگاری“، حیدر آباد، ادارہ آردو، ۱۹۹۲ء۔

غیر مطبوعہ

- ۱۔ نازنین سیم: مقالہ برائے ایم۔ اے، اردو بہ عنوان ”ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے نام و رشائروں کی ادبی خدمات کا جائزہ“، ”مملوک شعبہ آردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، ۱۹۹۸ء۔
- ۲۔ محمد الاسلام: ”دواہنگ (حصہ دوم)“، ”مخدود افعام الحنفی عباسی، حیدر آباد۔

رسائل

- ۱۔ ماہ نامہ ”معیار“، ”تغید نمبر“، طبع اول، میرٹھ، اٹلیا، ۱۹۵۳ء۔
- ۲۔ ماہ نامہ ”معیار“، ”تغید نمبر“، طبع دوم، حیدر آباد، ادارہ علیٰ، ۱۹۵۵ء۔
- ۳۔ ماہ نامہ ”نگار“، ”تغید نمبر“، ۱۹۷۴ء۔

○ < ----- > ○